فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA

اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر کہنا

سوال:

اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر کہنا درست ہے؟۔(حافظ محمد جمشید ہاشمی، کوٹ ادّو)۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب

اللہ تعالیٰ کے اسمائے صفات توقیفی ہیں، توقیفی سے مراد یہ ہے کہ یہ نقل وسماع پر موقوف ہیں، یعنی جو قرآن وحدیث میں آئے ہیں، کسی نے اپنی عقل سے مقرر نہیں کیے۔ پس حاضر وناظر اللہ تعالیٰ کے اسمائے توقیفیہ میں سے نہیں ہے، ان کے بعض معانی شانِ اُلوہیت کے منافی ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر نہیں کہنا چاہیے، لیکن اگر کسی نے تاویل کر کے حاضر کو جاننے والے اور ناظر کو دیکھنے والے کے معنی میں کہا تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ''وَيَا حَاضِرُ يَا نَاظِرُ لَيْسَ بِكُفْرٍ''، ترجمہ: ''اور یَا حَاضِرُ یَا نَاظِرُ کہنا کفر نہیں ہے''۔

اس کی شرح میں علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''فَإِنَّ الْحُضُوْرَ بِمَعْنَى الْعِلْمِ شَائِعٌ: ''مَا يَكُوْنُ مِنْ نَجْوٰى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ''، وَالنَّظَرُ بِمَعْنَى الرُّؤْيَةِ: ''أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللهَ يَرٰى ''، فَالْمَعْنٰى: ''يَا عَالِمُ مَنْ يَرٰى ''، بَزَّازِيَّةٌ''۔

ترجمہ: ''کیونکہ حضور علم کے معنی میں اور نظر رویت کے معنی میں شائع اور معروف ہے اور یہ قرآنِ کریم کی ان آیات سے مستفاد ہیں: ''مَا يَكُوْنُ مِنْ نَجْوٰى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ '' ترجمہ: ''جہاں تین آدمی سرگوشی کریں، (وہاں) چوتھا اللہ اُن کے ساتھ ہے، (المجادلہ:7)'' ''أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللهَ يَرٰى''، ترجمہ: ''کیا اس نے یہ نہ جانا کہ بے شک اللہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے، (العلق:14)''، پس یَا حَاضِرُ یَا نَاظِرُ کا معنیٰ ہوا: ''اے جاننے والے، اے دیکھنے والے!، بحوالہ ''بزازیہ''۔

(ردّالمحتار علی الدّرالمختار، جلد13،ص:126، دمشق)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے لیے شہید وبصیر کے کلمات آئے ہیں:

(۱)''وَاللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ''، ترجمہ: ''اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے، (البروج:9)''۔

(۲)''إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ''، ترجمہ: ''بے شک وہی بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے، (الاسراء:1)''۔

(جاری ہے۔۔۔۔)

(۳)''وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ''، ترجمہ:''اور جو کچھ یہ کررہے ہیں،اس کو اللہ خوب دیکھنے والا ہے،(البقرہ:96)''۔

الغرض اللہ کے لیے رویت کے معنی میں ناظر اور بصیر کے کلمات استعمال کرنا قرآنِ کریم سے ثابت ہیں،لیکن ہم کہیں گے: ہمارا ان کے حق ہونے پر ایمان ہے،اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانی اعضا سے پاک ہے،ان کلمات کے معنیٰ اور مراد ہم اللہ تعالیٰ کے علم پر تفویض کرتے ہیں اور اس کے مصداق کے تعیّن کے ہم مکلف نہیں ہیں۔

حاضر کا معنیٰ عربی کی مشہور لغت''المنجد''اور''مختار الصحاح''میں یہ ہیں: نزدیکی،صحن،حاضر ہونے کی جگہ،جو چیز کھلم کھلا بے حجاب آنکھوں کے سامنے ہو اور ناظر کے معنیٰ''مختار الصحاح''میں''آنکھ کے ڈھیلے کی سیاہی''کے ہیں، جبکہ نظر کے معنیٰ ہیں:''کسی امر میں تفکر و تدبر کرنا اور آنکھ سے کسی چیز میں تامل کرنا''ہیں۔لغوی معنیٰ کے اعتبار سے ان دونوں لفظوں کے معانی سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے،بغیر تاویل کے اللہ تعالیٰ کے لیے ان الفاظ کو نہیں بولا جاسکتا،کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ مبارکہ''توقیفی''،یعنی نقل وسماع پر موقوف ہیں اور اسماءِ حُسنیٰ میں یہ دونوں کلمات (حاضر و ناظر) بطور اسم یا صفت شامل نہیں ہیں،قرآن و حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے نہ یہ الفاظ آئے ہیں اور نہ صحابہ کرام،تابعین وائمۂ مُجتہدین نے استعمال کیے ہیں۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اسمائے صفات میں''مُعلّم''تو نہیں آیا،لیکن اللہ تعالیٰ کے تعلیم فرمانے کے بارے میں آیات آئی ہیں:

(۱)''اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾''۔

ترجمہ:''رحمٰن نے قرآن سکھایا،انسان کو پیدا کیا(اور) اسے اظہار کی صلاحیت سکھائی،(الرحمٰن:4-1)''میں اللہ تعالیٰ کے لیے تعلیم دینے کا کلمہ آیا ہے۔

(۲)''وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا''،ترجمہ:''اور اس نے آدم کو سب مُسمّیات (چیزوں) کے نام سکھائے،(البقرہ:31)''۔

(۳)''وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا''۔

ترجمہ:''اور جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے،وہ آپ کو سکھایا اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے،(النساء:113)''۔

اسی طرح قرآن کریم میں بعض طبقات کے لیے اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت سے محرومی کا ذکر ہے:

(۱)''اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ''۔

ترجمہ:''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لیتے ہیں،ان لوگوں کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ ان سے کوئی کلام کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظرِ (رحمت) فرمائے گا اور نہ ان کو پاکیزہ کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے،(آلِ عمران:77)''،حدیث پاک میں ہے:

''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:ثَلَاثَةٌ لَايُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَايَنْظُرُ إِلَيْهِمْ:رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ،وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ،لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ اَلْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ''۔

ترجمہ:''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اُن کی طرف نظرِ (رحمت) فرمائے گا:ایک وہ شخص جس نے قسم کھائی کہ اسے اِس سودے کی قیمت اس سے زیادہ

(جاری ہے۔۔۔۔)

دی جا رہی تھی، جتنی اب دی جا رہی ہے اور وہ اس قسم میں جھوٹا تھا، دوسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم پر حلف اٹھایا تا کہ اس قسم کے ذریعہ کسی مسلمان شخص کا مال لے لے، تیسرا وہ شخص جس نے اپنی ضرورت سے زائد پانی سے کسی کو منع کیا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: آج میں تجھے اپنے فضل سے اسی طرح محروم کردوں گا، جس طرح تو نے اپنی ضرورت سے زائد (پانی دوسرے ضرورت مند کو دینے) سے منع کیا تھا، حالانکہ اس چیز کو تو نے پیدا نہیں کیا تھا، (صحیح بخاری:2369)''۔

(۲) ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ''۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تکبّر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ (رحمت) نہیں فرمائے گا، (صحیح مسلم:2085)''۔ نظرِ رحمت کی بابت اور بھی احادیث ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض محبوب بندوں پر نظرِ رحمت فرماتا ہے، لیکن اسے ناظر کہنا درست نہیں ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ بِأَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهِ الذَّاتِيَةِ وَالْفِعْلِيَة، أَمَّا الذَّاتِيَةُ فَالْحَيَاةُ وَالْقُدْرَةُ وَالْعِلْمُ وَالْكَلَامُ وَالسَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَالْإِرَادَةُ''۔

ترجمہ: ''وہ اپنے اسماء اور اپنی صفاتِ ذاتیہ اور صفاتِ فعلیہ کے ساتھ ہمیشہ موصوف رہا ہے اور ہمیشہ مُتصف رہے گا اور صفاتِ ذاتیہ یہ ہیں: حیات، قدرت، علم، کلام، سننا، دیکھنا اور ارادہ، (الفقہ الاکبر، ص:25-24)''۔

علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''ائمۂ اربعہ اور دیگر مُتقدمین کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی آنکھیں بھی ہیں اور اس کے ہاتھ بھی ہیں، لیکن وہ ہماری طرح جسمانی اعضاء نہیں ہیں، بلکہ مخلوقات اور ممکنات میں اس کی کوئی مثال نہیں ہے، قرآن مجید میں ہے: ''لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ'' ترجمہ: ''اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے، (الشوریٰ:11)''۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے لیے جو ید، عین اور ساق وغیرہ کے کلمات آئے ہیں، ہم اُن پر ایمان لاتے ہیں، اُن کی نفی نہیں کرتے اور نہ ان میں کوئی تاویل کرتے ہیں، اس کے ہاتھ، آنکھیں اور پنڈلی ہیں جیسے اس کی شان کے لائق ہیں لیکن ممکنات اور مخلوقات میں ان کی کوئی مثال نہیں ہے، وہ جسم اور جسمانی اعضاء سے مُبرّا، مُنزّہ اور پاک ہے، یہ ہمارے لیے مُتشابہات میں سے ہیں، (تبیان القرآن، جلد 11، ص:584)''۔

صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم اور ارادہ اُس کی صفاتِ ذاتیہ ہیں، مگر کان، آنکھ، زبان سے اُس کا سننا، دیکھنا، کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اَجسام ہیں اور اَجسام سے وہ پاک ہے۔ ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے، ہر باریک سے باریک کو کہ خُوردبین سے محسوس نہ ہو، وہ دیکھتا ہے، بلکہ اُس کا دیکھنا اور سننا انہیں چیزوں پر منحصر نہیں، ہر موجود کو دیکھتا ہے اور ہر موجود کو سنتا ہے، (بہارِ شریعت، جلد اول، ص:7)''۔

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے:

''اگر حاضر و ناظر بہ معنیٰ شہید و بصیر اعتقاد رکھتے ہیں یعنی ہر موجود اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے اور وہ ہر موجود کو دیکھتا ہے، تو یہ عقیدہ حق ہے، مگر اس کی تعبیر حاضر و ناظر سے کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں حاضر و ناظر کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے، لیکن اگر پھر بھی کوئی

(جاری ہے۔۔۔)

شخص اس لفظ کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بولے تو وہ کفر نہ ہوگا، جیسا کہ درمختار مع شامی جلد سوم، ص:307 میں ہے: یَاحَاضِرِیَا نَاظِرِ لَیْسَ بِکُفْرٍ وَھُوَ أَعلَمُ، (جلداول، ص:3)''۔

24 اگست 2023ء

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی